روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 CPL 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 15 جون 2002ء 3 ربیع الثانی 1423 ہجری - 15 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 133

عظیم دلائل

مشرق وسطیٰ کے پانچویں صدی ہجری کے بزرگ حضرت یحیٰی بن عقب نے امام مہدی کا اپنے قصیدہ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

شہروں اور ملکوں کے رہنے والے ان کی اطاعت کریں گے اور وہ ان علاقوں سے کفر اور گمراہی کو مٹا دیں گے اور وہ ایسے براہین اور دلائل پیش کریں گے جن کو خلقت پورے کمال کے ساتھ تسلیم کرے گی۔

(شمس المعارف الکبریٰ ص 340 (حصہ سوم) شیخ احمد بن علی البونی متوفی 622ھ - مطبع مصطفی البابی الحلبی مصر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب براہین احمدیہ کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اول اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں۔ بلکہ وہ تمام **صداقتیں** کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں۔ اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام (دین حق) ہے۔ وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں۔ اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جاوے گا۔ اور کسی مغوی اور بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ دوسرے کو وعظ اور نصیحت اور ہدایت کرنے کے لئے ایک کامل استاد اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے۔

دوسرا یہ فائدہ کہ یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل **حقیّت** (دین) اور اصول (دین) پر مشتمل ہے کہ جن کے دیکھنے سے صداقت اس دین متین کی ہریک طالب حق پر ظاہر ہوگی بجز اس شخص کے کہ بالکل اندھا اور تعصب کی سخت تاریکی میں مبتلا ہو۔

تیسرا یہ فائدہ کہ جتنے ہمارے مخالف ہیں (۔) سب کے شبہات اور وساوس کا اس میں جواب ہے۔ (۔) بلکہ یہ ثابت کر کے دکھلایا گیا کہ جس امر کو مخالف ناقص الفہم نے جائے اعتراض سمجھا ہے وہ حقیقت میں ایک ایسا امر ہے کہ جس سے تعلیم قرآنی کی دوسری کتابوں پر فضیلت اور ترجیح ثابت ہوتی ہے نہ کہ جائے اعتراض ....

چوتھا یہ فائدہ جو اس میں بمقابلہ اصول (دین) کے مخالفین کے اصول پر بھی کمال تحقیق اور تدقیق سے عقلی طور پر بحث کی گئی ہے اور تمام وہ اصول اور عقائد ان کے جو صداقت سے خارج ہیں بمقابلہ اصول حقہ قرآنی کے ان کی حقیقت باطلہ کو دکھلایا گیا ہے۔ کیونکہ قدر ہریک جوہر بیش قیمت کا مقابلہ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔

پانچواں اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے حقائق اور معارف کلام ربانی کے معلوم ہو جائیں گے۔ اور حکمت اور معرفت اس کتاب مقدس کی کہ جس کے نور روح افروز سے (دین) کی روشنی ہے سب پر منکشف ہو جائے گی۔ (۔)

پس حقیقت میں یہ کتاب .... ایک عالی بیان تفسیر ہے کہ جس کے مطالعہ سے ہر ایک طالب صادق پر اپنے مولیٰ کریم کی بے مثل و مانند کتاب کا عالی مرتبہ مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہو گا۔

چھٹا یہ فائدہ ہے جو اس کے مباحث کو نہایت متانت اور عمدگی سے قوانین استدلال کے مذاق پر مگر بہت آسان طور پر کمال خوبی اور موزونیت اور لطافت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جو ترقی علوم اور پختگیٔ فکر اور نظر کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہوگا۔

(براہین احمدیہ - روحانی خزائن جلد 1 ص 129)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 جون 2002ء کو بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل احباب کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

جنازہ حاضر:۔

مکرم مرزا عبدالحکیم صاحب ۔لندن مورخہ 8 جون بروز ہفتہ وفات پا گئے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

جنازہ غائب:۔

مکرم بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب مورخہ 8 جون 2002ء بروز ہفتہ شام 5 بجے لاہور میں وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے صاحبزادے تھے۔ بوقت وفات آپ کی عمر 80 برس تھی۔ آپ کی شادی محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

اوورسیز ریسرچ ایوارڈ سکیم (ORS)

یہ سالانہ ایوارڈ ان طلباء اور طالبات کو دیا جاتا ہے جو ہر سال برطانیہ کے مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ پروگرام میں داخلہ حاصل کرتے ہیں گزشتہ سال یہ ایوارڈ برطانیہ کے 179 تعلیمی ادارہ جات میں آفر کیا گیا۔ یہ ایوارڈ

1- مقابلہ کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔

2- اس کیلئے پاکستان سے ماسٹرز یا 4 سالہ بیچلرز کرنا لازمی ہے۔

3- اس ایوارڈ کیلئے درخواست دینے سے قبل برطانیہ کے Listed ادارہ جات میں سے کسی ایک میں پوسٹ گریجویٹ ریسرچ پروگرام میں داخلہ حاصل کئے ہونا لازمی ہے۔

4- ایوارڈ کی رقم لوکل اور انٹرنیشنل طلب علم کی فیس کے فرق پر مشتمل ہوگی۔

(باقی صفحہ 7 پر)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1894ء

فروری: اہل عرب تک اپنے دعویٰ اور اس کے دلائل پہنچانے کیلئے حضور نے حمامۃ البشریٰ 1893ء میں تصنیف فرمائی تھی جس کی اشاعت امسال ہوئی۔(رجب 1311ھ)۔یہ کتاب بلاد عربیہ میں مفت تقسیم کی گئی۔

—: پادری عمادالدین کی کتاب 'توزین الاقوال' کے جواب میں حضور نے نورالحق حصہ اول تصنیف فرمائی۔اور چیلنج دیا کہ اگر مخالفین مل کر اس کا جواب 3 ماہ میں لکھ دیں تو انہیں پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

21 مارچ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی کے لئے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔ (13 رمضان 1311ھ)

6 اپریل: سورج گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔قادیان میں نماز کسوف بیت مبارک میں پڑھی گئی۔(28 رمضان 1311ھ) بہت سے لوگ سورج اور چاند گرہن کے اس نشان کو دیکھ کر ایمان لائے۔

مئی: سورج چاند گرہن پر ہونے والے اعتراضات کے جواب کے لئے حضور نے نورالحق حصہ دوم تصنیف فرمائی۔اور ایک ہزار روپے کا انعامی چیلنج دیا۔

جون: مولوی رسل بابا کی کتاب 'حیات المسیح' کے جواب میں حضور نے اتمام الحجہ شائع فرمائی۔

جولائی: 'سرالخلافہ' کی اشاعت جو مسئلہ خلافت پر بےنظیر کتاب ہے۔

6 ستمبر: پیشگوئی محمدی بیگم کے سلسلہ میں حضور نے مخالفین کو دعوت مباہلہ دی۔

ستمبر: آتھم کے رجوع الی الحق کی وجہ سے مخالفین کا شور اور استہزاء اور حضور کی طرف سے جوابی اشتہارات۔

9 ستمبر: آتھم کو ایک ہزار روپے کا انعامی چیلنج کہ وہ حق کی طرف رجوع نہ کرنے کی قسم کھائے۔20 ستمبر کو یہ رقم دو ہزار کر دی گئی۔ 5 اکتوبر کو تین ہزار اور 27 اکتوبر کو چار ہزار تک بڑھادی گئی۔

18 ستمبر: حضور کو الہام ہوا 'داغ ہجرت' جو کئی رنگوں میں پورا ہو چکا ہے

ستمبر: پیشگوئی دربارہ آتھم کی وضاحت کے لئے 'انوارالاسلام' کی اشاعت۔

29 ستمبر: حضور نے سعداللہ لدھیانوی کے مقطوع النسل مرنے کی پیشگوئی کی۔ یہ پیشگوئی 1907ء میں پوری ہوئی۔

متفرق

پادریوں اور دوسرے مخالفین کی طرف سے حضور کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر کے حکومت کے خلاف بغاوت کا مسلسل پروپیگنڈہ کیا گیا۔

—: لندن میں پادریوں کی عالمی کانفرنس میں تحریک احمدیت کے بارہ میں تشویش کا اظہار کیا گیا۔

—: حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو ڈیورنڈ لائن کی تعیین کے دوران سید چن بادشاہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کا علم ہوا۔اور آئینہ کمالات اسلام کے مطالعہ کے بعد تو انہیں حضور سے بے حد عقیدت پیدا ہو گئی۔اور انہوں نے اپنے شاگردوں کو حضور کی خدمت میں بھیجنا شروع کر دیا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 211

قیام وحدانیت کے لئے نصرت آسمانی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قیام جماعت سے نو برس پیشتر 1880ء میں "براہین احمدیہ" کے پس منظر پر اشتہار دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ کلکتہ میں پادری ھیکر صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے کہ نصف صدی قبل تمام ہندوستان میں ہماری تعداد صرف ستائیس ہزار تھی جو پانچ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اس فساد دینی کی اصلاح جو دین حق کی بےخبری سے پھیلا ہے' اشاعت علم دین پر ہی موقوف ہے سو اسی مطلب کو کامل طور پر پورا کرنے کے لئے" براہین احمدیہ" جیسی معرکہ آرا اور ضخیم کتاب تصنیف کی گئی ہے جس کی چھپوائی پر ہزارہا خرچ آئے گا۔

حضرت اقدس نے اپنے اشتہار کے آخر میں پیشگوئی فرمائی" رہا یہ فکر کہ اس قدر روپیہ کیونکر میسر آئے گا سو اس سے تو ہمارے دوست ہم کو مت ڈراویں اور یقین کر کے سمجھیں جو ہم کو اپنے خدائے قادر مطلق اور اپنے مولا کریم پر اس سے زیادہ تر بھروسہ ہے کہ جو ممسک اور خسیس لوگوں کو اپنی دولت کے ان صندوقوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جس کی تالی ہر وقت ان کی جیب میں رہتی ہے۔ **سو وہی قادر توانا اپنے دین اپنی وحدانیت اور اپنے بندہ کی حمایت کے لئے مدد کرے گا'**

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 46)

یہ مشہور عالم کتاب جس نے مذہبی دنیا میں مدت سے تہلکہ مچا رکھا ہے نہ صرف ہندوستان و پاکستان بلکہ یورپ میں بھی پوری آب و تاب سے چھپ چکی ہے اور توحید کی حقانیت اور خدائی نصرتوں کا چمکتا ہوا نشان ہے۔

تیسری صدی عیسوی کا تاریخی واقعہ

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

"تثلیث کا مسئلہ تیسری صدی کے بعد ایجاد ہوا ہے" جیسا کہ ڈریپر بھی اپنی کتاب میں بڑے بڑے علماء کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ موجد اس مسئلہ کا بشپ اتھاناسی اس الگزنڈرائن تھا جو صدی سوم کے بعد ہوا ہے جب اس نے یہ مسئلہ شائع کرنا چاہا تو اسی وقت بشپ اریی اس اس کا منکر کھڑا ہو گیا۔ اور یہاں تک اس مباحثہ میں عوام اور خواص کا مجمع ہوا کہ روم کے بادشاہ تک خبر پہنچ گئی۔ اتفاقاً اس کو مباحثات سے دلچسپی تھی۔ اس نے چاہا کہ اس اختلاف کو اپنے حضور میں ہی فریقین کے علماء سے رفع کرا دے۔ چنانچہ اس کے اجلاس میں بڑی سرگرمی سے یہ مباحثات ہوئے اور نہایت لطف کے ساتھ کونسل کی کرسیاں بچھیں اور مناظرہ کرنے والے دو سو پچاس نامی پادری تھے۔ آخر موحدین کا فرقہ جو یسوع کو محض انسان اور رسول جانتا تھا غالب آیا۔ اسی دن بادشاہ نے یونی ٹیرین کا مذہب اختیار کیا اور چھ بادشاہ اس کے بعد موحد رہے۔ چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے وہ بھی موحد ہی تھا اس نے قرآن کے اس مضمون پر اطلاع پا کر کہ مسیح صرف انسان ہے تصدیق کی جیسا کہ نجاشی نے بھی جو عیسائی بادشاہ تھا قسم کھا کر کہا کہ یسوع کا رتبہ اس سے ذرہ زیادہ نہیں جو قرآن نے اس کی نسبت لکھا ہے مگر نجاشی اس کے بعد کھلا کھلا مسلمان ہو گیا"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم حاشیہ صفحہ 250-251)

موَرخوں واقعہ نگاروں اور تجربہ کاروں کا منصب

حضرت مسیح موعود کا رقم فرمودہ حق و صداقت سے لبریز ارشاد مبارک جو قیامت تک مشعل راہ کا کام دے گا:۔

"واقعات خارجیہ کی خبر دینا عقل کا کام اور منصب نہیں بلکہ یہ مورخوں اور واقعہ نگاروں اور تجربہ کاروں کا منصب ہے جنہوں نے بچشم خود ان واقعات کو دیکھا ہو۔ یا ان حالات کو کسی دیکھنے والے کی زبان سے سنا ہو۔ پس اس صورت میں عقل ناقص انسان کے لئے واقعہ نگاروں اور مورخوں اور آزمودہ کاروں کی ضرورت پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ گو کسی امر میں لاکھ موشگافی کرو۔ مگر جو کچھ وقعت اور شان اس کی تجربہ یا تاریخ کے شمول سے کھلتی ہے۔ وہ بات مجرد قیاس سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جس جگہ کسی شہادت رویت کی حاجت پڑتی ہے۔ اس جگہ قیاسی اٹکلیں کام نہیں دے سکتیں اور فقط قیاسی تیر چلانے والا صرف مونہہ سے باتیں بنانے والا ایک مورخ واقف حالات یا صاحب تجربہ اور آزمائش کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہو سکتا تو پھر مورخوں اور واقعہ نگاروں اور تجربہ کاروں کی کچھ ضرورت نہ رہتی اور لوگ صرف اپنے قیاسوں سے دنیا کے متفرق حالات جن کا جاننا تاریخ اور تجربہ اور واقعہ ذاتی پر موقوف ہے۔ معلوم کر لیتے اور سارا دھندا انتظام عالم کا فقط قیاسی اٹکلوں سے چلا لیتے۔ مورخوں اور واقعہ نگاروں اور اہل تجربہ لوگوں کی تب ہی تو حاجت پڑی۔ کہ جب اکیلی عقل اور مجرد قیاس سے کام چل نہ سکا۔ اور صرف قیاس کی کشتی میں بیٹھنے سے دنیا کی سب مہمات ڈوبتی نظر آئیں اور فقط عقل کے چرخ پر چڑھنے سے سارا کام اس عالم کا برباد ہوتا دکھلائی دیا۔"

(براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ 88-289 مطبع ریاض ہند پریس 1884ء)

تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

گلستان قادیان کے سدا بہار پھول اور روح پرور یادیں

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

قسط اول

قادیان کی بستی میں ہمارا بچپن بھی اور لڑکپن بھی گزرا۔ اول تو میں شاید چوتھی جماعت میں اپنے گاؤں کے مدرسے میں پڑھتا تھا کہ میرے ابا نے جنہوں نے 1903ء میں اس بستی والے کے دامن سے وابستگی اختیار کر لی تھی، گاؤں سے اٹھایا اور وہیں ایک عمویم مکرم جو "مولوی فاضل منشی فاضل" کہلاتے تھے ان کے سپرد کر دیا۔ انہیں میری صغرسنی پر رحم آیا اور بوڑھے والدین کے اکلوتے بچے کو اتنی دور رکھنا مناسب نہ جانا، پھر 15/16 سال کی عمر میں بھی جب عقل و ذہن ہنوز نیم پختہ بلکہ خام ہی تھے شعور کی دہلیز سے ورے ہی تھے کہ پھر وہیں بھیجا لیکن پھر تو ہم نے مستقل ڈیرے ڈال دیئے۔

وہاں ایک مرد خدا رہتا تھا اس میں کشش ہی کچھ ایسی تھی کہ مشفق باپ کی شفقتوں اور بہت محبت کرنے والی والدہ مہربان کی ممتا کو ہم یکسر بھول گئے۔ گو شعور بلوغت کی حدود کو نہیں پہنچ پایا تھا تاہم ہم نے جاتے ہی یہ محسوس کیا کہ کسی اور دنیا میں آ گئے ہیں یہ زمین بھی نئی ہے اور سر کے اوپر آسمان بھی نیا۔ ہر چند کہ اس کی گلیاں اور اس میں تعمیر شدہ گھر بھی عام خشت اور گارے کے تھے مگر مکانوں کا حسن تو مکین ہوتے ہیں۔ وہ زمانہ تھا تقسیم ملک سے سوا تین سال قبل جب ہمیں قطار اندر قطار ایسے لوگ ملے جو اس دنیا کے باسی تھے ہی نہیں وہ تو کوئی ملکوتی مخلوق تھی۔ تجسس ہوا کہ یہ کیا بات ہے یہ لوگ کہاں سے نازل ہوئے ہیں۔ ہم نے تو ایک جاٹ کو دیکھا جو ہمارے نواحی گاؤں ادرحمہ میں پیدا ہوا اور پھر اسی بستی میں آ ڈٹا (حضرت مولوی شیر علی صاحب)۔ کوئی بھیرہ کے قصبے میں قریشی خاندان میں تولد ہوا اور ایسا آیا کہ پھر اپنے شہر کا خیال بھی دل میں نہ گزرا (حضرت خلیفۃ المسیح الاول) کوئی ایبٹ آباد ہزارہ کی سنگلاخ زمین سے کھچا چلا آیا (حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب)۔ کوئی وڑائچ خاندان کا فرد پھالیہ اور گجرات کے درمیان ایک گاؤں سے نیم خواندہ اور نو عمر ادھر آیا تو "بحر العلوم" بن گیا (حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی)۔ بھیرہ سے اور بہت سے لوگ آئے اور یہیں کے ہو رہے پھر بلندی ہند سے بہت اونچے نصیبے والے آ گئے کوئی شاہ جہاں پور سے آیا اور اپنے علم و فن کا جھنڈا بھی ساتھ ہی لایا (حضرت حافظ مختار احمد صاحب) کپورتھلہ کے سرفروش تو اطاعت شعاری اور ایثار کے پتلے تھے۔ یہاں جو بھی آیا اور بہت آئے مشرق سے بھی اور مغرب سے بھی شمال سے بھی اور جنوب سے بھی۔ آتے ہی سب کی کایا پلٹ گئی۔ منبع فیض تو ایک مرد فارسی الاصل تھا جو صدیوں کی انتظار کے بعد اور ہماری پیدائش سے بھی 18 سال پہلے اس دنیا سے خاموشی سے اٹھ کر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلا گیا تھا۔

اب دل میں حسرت پیدا ہوئی کہ اس زمانے میں ہم بھی ہوتے تو ادرحمہ والے جاٹ کی طرح ہم تو کچھ خدمت نہ کر سکتے تھے آپ کے پاپوش کی گرد تو اپنے کپڑوں سے نہیں اپنی پلکوں سے جھاڑتے۔ جوں جوں اس بستی کے لوگوں کو ملنے کا موقع ملا تو اس کو پانے کی تمنا جواں ہوتی چلی گئی اور ابھی ہم جوان بھی نہیں ہوئے تھے کہ تمنا نے تڑپ کی صورت اختیار کر لی تھی۔ ان گلیوں میں پھرتے تھے کہ شاید اور نہیں تو کہیں ہمارا قدم بھی اس جگہ پڑ جائے جہاں وہ "الفارس" ہوا خوری کے لئے جایا کرتے تھے۔ یا منی پور آسام سے ناواقف آدمی جو لنگر خانے کے ملازمین کی عدم توجہی سے روٹھ کر الٹے پاؤں اسی وقت روانہ ہو گئے تھے اور یہ "سردار" مہمانوں کی تکریم کی خاطر پا پیادہ ان کے پیچھے گیا اور انہیں وہاں سے منا کر واپس لایا۔ مگر اس کا بھی ہم کھوج نہ لگا سکے آخر یہ تجویز سوجھی کہ 1903ء میں ایک بالکل چھوٹا سا کمرہ صرف اور صرف اللہ کے حضور مناجات کرنے کے لئے تعمیر کروایا تھا وہاں تو ان قدوم میمنت لزوم کے نقوش ہنوز ثبت ہیں کیا عجب جو ہم بھی وہیں سجدہ ریز ہو سکیں جہاں وہ مبارک سر جھکا تھا۔ اور ان مقبول دعاؤں کی برکت سے ہم بھی اپنی جھولی میں کچھ خزانے سمیٹ لیں کیونکہ قدم پر قدم پڑنے اور اس جبین پاک کی جگہ پر سر رکھنے کا پختہ یقین ہو چلا تھا اور پھر اس وقت تک اتنی سمجھ آ چکی تھی کہ نہ دعائیں پرانی ہوتی ہیں اور نہ نقوش پائے مبارک اور نہ جبین منگیں کی برکت بعد زمانہ سے مٹ سکتی ہے یا ماند پڑ سکتی ہے۔ بعد میں آپ کی دختر کبیری جس کے بارہ میں "تنشاء فی الحلیۃ" کی نوید آسمان سے نازل ہو چکی تھی نے ہمارے نام مکتوب میں اس عقدہ کو حل ہی کر دیا۔ بات ان کے مقدس والد کے تبرک کی تھی۔ تو اس نیک اختر نے (جس کے ابا ساڑھے چار سال کی عمر میں کلام الٰہی کو فرفر سنانے پر بہت مسرور ہوئے تھے) بتایا کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ جس کپڑے میں ہمارے محبوب کا پسینہ جذب ہوا ہے وہ ایک چاہنے والے کے لئے زائد خوشی کا ہوتا ہے مگر ہمارے محبوب نے یہ بھی تصریح فرما دی تھی کہ "وہ تبرک کیا جس کی دھوبی کے ہاں دھل کر برکت نکل جائے"۔

مگر جوں جوں شعور بیدار ہوا اور اس بے بدل ہستی کے حالات اور کوائف کو پڑھنا شروع کیا اور حق یہ ہے کہ سب سے بہترین مطالعہ تو ان چہروں پر کندہ عبارتوں کا تھا جن کی جسم و جان کے تار ان کے آقا سے جڑ چکے تھے انہیں کبھی کام کاج میں مصروف دیکھا تو یوں محسوس ہوتا کہ دل بایار کی حقیقی تصویر تو یہ لوگ ہیں۔ ہم تو یونہی محاورے رٹتے رہتے ہیں انہیں چلتے پھرتے دیکھا تو "علی الارض ہونا" کی مثال اور ہر طرف سے سلام سلام کی صدائیں اور سلام بھی وہ جس کے ساتھ دل سے نکلی ہوئی سلامتی کی دعائیں شامل ہوتی تھیں نہ معلوم ان کے ایک سلام کے تحفے کے ساتھ کتنے مصائب ٹل جاتے تھے۔ اور کتنے فضل آسمان سے نازل ہوتے تھے۔ یہ وہ آسمانی مخلوق تھی کہ اگر ان کی طرف سے سلامتی کی دعا چلتے پھرتے نصیب ہو جاتی اور اکثر ایسا ہی ہوتا تھا تو ہم سمجھتے ہماری جھولی افضال الٰہی سے بھر گئی ہے۔ ہم کالج کے لڑکے اول تو عارضی قیام گاہ میں رہتے تھے کہ ہوسٹل کی پکی اینٹوں کی عمارت ابھی تیار نہیں ہوئی تھی۔ یہ ایک سڑک پر واقع تھی جو ایک محلّہ موسومہ دارالانوار کو جاتی تھی سخت گرمی کا موسم تھا "بیت الظفر" سامنے تھا اس کا ساکن (حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب) فیڈرل کورٹ آف انڈیا میں موسم گرما کی تعطیلات گزارنے شمالی پنجاب کی اس بستی میں آیا ہوا تھا۔ جہاں شاید اسے شملہ اور ڈلہوزی جیسے گرمیوں سے محفوظ صحت افزاء مقامات کی سہولتوں کو چھوڑ چھاڑ کر اس تپتی دھوپ میں دارالانوار کی عبادتگاہ میں کافی دور پیدل چل کر نمازیں پڑھنے جانا قلب و روح کے لئے زیادہ مفید تھا اسی دوران ہمارے ایک استاد نے انہیں ہوسٹل میں ایک اجلاس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اس اجلاس کی ساری کارروائی تو یاد نہیں البتہ اس کے آغاز میں ہمارے ایک بہت ہی پیارے بھائی سلیم الدین صاحب نے سورۃ صف کی آخری رکوع کی تلاوت کی بھائی سلیم الدین خوش شکل اور رعنا جوان تھے اور منہ پر خوبصورت ریش نے ان کے حسن میں بے حد اضافہ کر دیا تھا۔ قرآن کے معانی بھی جانتے تھے اس لئے سوز کے ساتھ گو قرّاؤں کی طرح نہیں سادہ تلاوت کی اس میں علاوہ قلبی سوز کے ایک بے مثال لحن بھی تھا نغمگی بھی تھی قرآن کریم سارا ہی نور ہے جو حصہ سورۃ صف کا تلاوت کیا گیا تھا اس میں اللہ والوں سے فرمایا گیا کہ تمہیں میں ایک تجارت کا نہ بتاؤں جو تم کرو گے تو عذاب الیم سے بچ کر نعماء آسمانی کے وارث بن جاؤ گے۔

اب اس فاضل جج نے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نوعمری میں یہ نفع بخش سودا کر لیا ہوا تھا جس کے نتیجے میں اسے دنیا میں بھی فوز عظیم عطا ہوئی اور آخرت میں بھی۔ یاد ہے کہ اس دن قرآن کریم کا نور ساری محفل پر ایک سائبان کی صورت تن گیا تھا۔ سلیم بھائی بہت خوبیوں کے مالک تھے طبعاً سلیم اخلاقاً سلیم اندر سے بھی سلیم اور باہر سے بھی سلیم۔ افسوس کہ جوانی کی عمر میں داغ مفارقت دے گئے۔ قرآن کریم جس خوبصورتی کے ساتھ سلیم الدین بھائی پڑھتے تھے اس سے بہت عرصہ بعد دل و جان کا سارا سوز اکٹھا کر کے پھر ہم نے برادرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کو تلاوت کرتے سنا۔ ان دونوں میرے بھائیوں کی تلاوت میں بہت خوبیاں مشترک تھیں۔ روح وجد میں آ جاتی تھی۔

یہ وہ زمانہ تھا جب وہاں ایک سجدہ گاہ کی چھت پر روحانیوں کا اجتماع ہر شام ہوتا تھا۔ وہاں صدر محفل ایک چودھویں کا چاند ہوتا تھا اور اس کے جلو میں روشن ستارے سب کی لو اپنی تھی۔ مغرب سے عشاء تک یہ روحانی میلہ لگتا تھا۔ یہ سینئر جج بھی ہر شام وہاں موجود ہوتے تھے۔ اور شاید اسی روح پرور محفل میں شامل ہونے کی سعادت ہی انہیں پہاڑی مقامات پر ہر قسم کی سہولتیں میسر ہونے کے باوجود کشاں کشاں اس بستی میں لے آئی تھی جہاں بلا کی گرمی تھی۔ ہاں مگر یہاں

اور صرف یہاں ہی مئے عشق بٹتی تھی۔ اس لئے گرمی اور سردی سے یکسر بے پرواہ اور بے نیاز ہو کر غرباء بھی اور امراء بھی اس دور افتادہ بستی میں کھنچے اور دوڑے چلے آتے تھے۔ اس لئے کہ وہاں ایک پیر مغاں رہتا تھا ایک انوکھا میکدہ آباد تھا۔ اور ایک ساقی جو دنیا جہان سے نرالا تھا جو بھر بھر کر جام دینے میں بڑا ہی سخی اور کھلے دل والا تھا۔ اور پھر اس سے مستی کا وہ عالم کہ سارا جہاں پھر کر دیکھ لو تو وہ مستی جو یہاں ملتی ہے وہ اور کہاں؟ بادہ خوار آتے تھے اور یہی صدا لگاتے تھے۔

سوا اک تیرے میخانے کے سب میخانے خالی ہیں
پلائے گر نہ تو مجھ کو تو پھر میں کیا کروں ساقی

اور یہاں آ کر ایسے مست الست ہو جاتے تھے کہ بلا اختیار اس تڑپ کا برملا اظہار کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے تھے۔

ترے در کی گدائی سے بڑا ہے کونسا درجہ
مجھے گر بادشاہت بھی ملے تو میں نہ لوں ساقی

آئین وقانون کا ماہر ملک کی سب سے اونچی عدالت کا جج جسے قرآن کریم سے بھی عشق تھا وہ تو کچھ عرصہ پہلے سلیم الدین بھائی کی تلاوت سن کر بے خود ہو چکا تھا۔ ایک شام اس میکدہ سے اٹھا تو مجھ سے پوچھا وہ نوجوان جس نے تلاوت کی تھی نظر نہیں آئے میں نے بتایا وہ تو کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں کالج بھی نہیں آ رہے پوچھا ان کا گھر کہاں ہے تمہیں معلوم ہے میں نے کہا جی ہاں دار العلوم میں آپ کے گھر کے دوسری طرف یہاں سے بہت دور۔ فرمایا تو ٹھیک ہے میرے ساتھ چلو ان کی عیادت کر آئیں رات کا وقت پاپیادہ دور چل کر ان کے گھر گئے ان کی خیریت دریافت کی اور پھر اپنے گھر اندھیرے میں واپس لوٹے۔

بظاہر ایک معمولی سا واقعہ ہے مگر اس کی تہہ میں عیادت مریض، عشق قرآن اور کسر نفسی اور انکساری اور مردم شناسی اور خودشناسی اور اس کے علاوہ نہ معلوم کتنے جذبات پنہاں ہیں۔ دراصل یہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنے کردار سے اندھیری دنیا میں ایک مشعل نور کا کام دیتے ہیں۔ ورنہ ہمارے ہاں بیان بازی تو بہت کی جا رہی ہے جو بجائے کچھ سنوارنے کے بگاڑنے کا باعث بنتی جا رہی ہے۔ ہم نے اونچے منصب پر فائز لوگوں کو کسی اداکار کی رحلت پر آنسو بہاتے دیکھا ہے اخبارات میں دردبھرے بیانات بھی شائع کروائیں گے۔ مگر میں نے جو مثال اوپر بیان کی ہے اس میں خدا خوفی عشق الٰہی راست روی بلکہ رو بخدا ہونے کا جو سبق ملتا ہے وہ اس میکدے کے میخواروں سے ہی خاص تھا۔

میں اپنے صدق دل اور روح کی اتھاہ گہرائیوں کے ساتھ کریم ورحیم مالک کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے روحانیوں کی اس محفل میں بیٹھنے کا شرف اور اعزاز عطا فرمایا۔ اس کا احوال بیان کرنے کے لئے نہ میری زبان میں طاقت ہے نہ قلم میں کہ اس کا نقشہ کھینچ سکے۔ ہم سے پہلے کچھ لوگ چاند کے گرد ہالہ بنائے بیٹھے تھے کچھ نزدیک کچھ دور عرصہ پہلے ایک شخص کو بہت پہلے پہنچ جاتا تھا مگر ہر بار وہ جوتیوں کے قریب ہی بیٹھنے میں عافیت پاتا تھا۔ کسی کے پوچھنے پر بتایا کہ عزیزم میں نے جو کچھ پایا ہے جوتیوں سے ہی پایا ہے (صحیح الفاظ اس وقت سامنے نہیں مفہوم یہی تھا)

ایک شام کا واقعہ ہے ہمیں ان جوانوں پر رشک آیا جو آقا کے پاؤں میں بیٹھ کر پاؤں دباتے تھے ہم نے بھی کہا۔

اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

ہمیں یہ تو معلوم تھا کہ بغیر اجازت وہاں جانا مناسب نہیں مگر ہم خود نہیں گئے تھے جنون نے ہمیں اٹھایا اور اس مظہر الحق والعلاء کے قدموں میں جا بٹھایا اور اپنے اناڑی ہاتھوں سے پنڈلیاں اور پاؤں دبانے لگے اپنی اس جسارت کو جو اس وقت کے حضرت پرنسپل صاحب اور بعدہ آقائے سوم نے دیکھا تو بعد از نماز عشاء بلا کر جواب طلبی کی کہ ”تمہیں پاؤں دبانے کی مشق بھی ہے“ میں نے ڈرتے ڈرتے نفی میں ہی جواب دیا مگر وہ بڑے رحیم وکریم تھے میری حالت اضطراری کو بھانپتے ہوئے آئندہ کیلئے گویا خاموش نگاہوں سے مجھے دائمی اجازت دے دی۔ میری حالت کو دیکھ کر اضطرار کو جان گئے کہ اگر اسے منع کیا تو اس کا دل کرچیاں کرچیاں ہو جائے گا۔

میں خوشبوؤں کا ذکر کر رہا تھا۔ حضور پاؤں پر تو عطر نہیں لگاتے تھے مگر ہم ان کے پاؤں دباتے تو آٹھ پہر تک ہمارے ہاتھوں سے بھی خوشبو پھوٹتی رہتی تھی۔

گزشتہ صدی کے آخری چار پانچ سالوں کے دوران جب اس بستی میں جانا ہوا تو میں سردیوں کے موسم میں رات کے وقت اس چھت پر چڑھ جاتا اور حسرت سے دیوانوں کی طرح گھورتا کہ شاید دروازہ کھلے اور پھر وہی جان تمنا وہاں سے نکلے اور پھر وہی روح افزا نظارہ دیکھنا نصیب ہو یوں سب سے اخیر اس مقام کو بھی خاص طور پر دیکھتا جہاں ایک ”فرشتہ“ سب سے پیچھے جوتیوں والی جگہ کے پاس اس مجلس میں بیٹھا کرتا تھا۔ اس کے بلند وبالا مقام قرب الٰہی کی گہرائی اور بلندی کو تو عالم الغیب والشہادہ جانے۔ ہمارے یہاں کب کوئی پیمانہ ہے اور ہمارا یہ کام بھی تو نہیں کہ فرشتوں اور ان ربانیوں کے مقامات کا موازنہ کرتے پھریں۔

اوپر میں نے چند خدا نما بزرگوں کا ذکر کیا ہے انہیں پر حصر نہیں وہاں اس زمانے میں ان کی تعداد کثیر تھی اور آسمان روحانیت پر بہت ستارے دیکھے اور ہاں ان میں ایک ”قمر“ بھی تھا اور ایک ”بادشاہ“ بھی اور چودھویں کا چاند بھی جو سارے برگزیدہ اور مقدس انسانوں کے ماتھے کا جھومر تھا اور میدان خطابت کا شاہسوار، خوش عقیدتی کے باعث نہیں۔ ملک کے طول عرض میں پھر کر مشہور مقررین بلکہ جولسان کہلاتے تھے اور ساری ساری رات مجمع پر چھائے رہتے تھے ان سب کو سننے کے بعد ہماری یہ عادلانہ اور منصفانہ رائے ہے کہ اس جیسا پر مغز خطاب اور دلنشین بیان کہیں اور نہ سنا۔ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان خود فرمایا کرتے تھے۔ نقرس کے درد کے باعث بہت بیمار تھے۔ پاؤں بہت متورم تھے۔ شدید درد ہوتا تھا۔ پاؤں نیچے لٹکانا تو ممکن ہی نہیں تھا۔ آخر چشم فلک نے وہ نظارہ بھی دیکھا اور ان میری گنہگار آنکھوں نے بھی کہ کرسی پر بیٹھ کر خدام کے کاندھوں پر بیت اقصیٰ میں تشریف لائے۔ خطبہ ارشاد فرمایا۔ ابتداء یہیں سے کی کہ سخت بیمار ہوں مگر تاریخ میں واقعہ آتا ہے کہ ایک جرنیل جو چلنے پھرنے سے معذور تھا وہ بھی اسی طرح نوجوانوں کے کاندھوں پر فوج کی کمان کرنے چلا آیا تھا۔ اس لئے میں نے اپنی علالت کے باوجود خود ہی اعلان کرنا ضروری سمجھا ہے۔ حضور کی تکلیف دیکھ کر اور پھر یہ ادائے دلنوازی اور شیریں بیانی اور خوئے دلبری دیکھ کر آنکھیں بھیگ گئیں مگر اس لطیف غم سے ہم نے جانے کیا کیا پایا۔

پھر بھی کم تھا گرچہ تیری ذات سے پایا بہت
تو ہوا رخصت تو دل کو یہ خیال آیا بہت

پھر اس بستی کے گلی کوچوں میں میں نے ایک ”شیر ببر“ کو دیکھا جس کو یہ خطاب اس کے آقا نے ”غضنفر“ کے عربی الفاظ میں عطا کیا تھا۔ اس مرد میدان کی صحبت کے کئی واقعات یاد ہیں مگر کس کس کے بارہ میں لکھا جائے اور کیا کیا لکھا جائے۔ ایک سے بڑھ کر ایک ہیرا۔ لعل یمن بھی دیکھے در عدن بھی دیکھے مگر خدا کی قسم سچ کہتا ہوں ان کے مقابل کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔ راجیکی گجرات کا دور افتادہ اور کور دیہہ ہے۔ میاں کرم دین صاحب کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا بڑے بھائی نے اصرار کے ساتھ ”غلام رسول“ نام رکھا وہ بڑا ہوا اور سچ مچ حقیقی معنوں میں ”غلام“ ثابت ہوا۔ نہ کسی بڑی درسگاہ کا رخ کیا نہ کسی بڑے عالم سے علم سیکھا۔ درسی علوم نہ ہونے کے برابر مگر وہ تو علوم کا سمندر بن گیا راجیکی میں میں نے وہ عبادتگاہ دیکھی اور پھر ایک ضعیف العمر شخص سے اس مقام کی نشاندہی کروائی جہاں ”میاں جی“ سجدہ ریز ہوتے تھے۔

حضرت راجیکی صاحب کے زہد وتعبد کا ذکر کروں دعاہائے مستجاب کے نمونے بتاؤں ان علوم کے سمندر کی سیر کراؤں یا ایک ”چاند“ کا ذکر کروں جو سلطان القلم کا اصل معنوں میں حقیقی وارث تھا یا ایک بادشاہ کا کہ جس نے فقیری میں بادشاہی کی وہ تو ہو بہو اپنے والد معظم کا شکل وصورت میں بھی مشابہ تھا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی دیوانگی کا کچھ لکھوں یا اپنے مرشد سے لاڈ پیار کا ذکر کروں۔ اور اس نگہ کرم کا ذکر کہ جس سے حضرت شیخ صاحب کے لئے زیارت کے در وا ہو گئے تھے یہاں حسرت پھر تڑپاتی ہے کہ کاش حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے پیچھے ہم بھی ہوتے تو اچٹتی سی نگاہ کرم ہم پر بھی پڑ جاتی۔

حضرت مفتی صادق صاحب کو ”ذکر حبیب“ پر سنا تو ہم گناہگاروں کو بھی گویا اٹھا کر بزم حبیب میں پہنچا دیا۔ میں نے تو چند نام گنوائے ہیں۔ اس زمانہ میں گنتی سے باہر تھے۔ آسمان روحانیت میں روحانیت کا منظر تھا پھر تابعین میں سے تین کو بجا طور پر ایک بہترین لقب یعنی ”خالد احمدیت“ سے ان کے آقا نے ملقب فرمایا۔ حضرت ملک عبدالرحمان خادم گجراتی، حضرت ابوالعطاء جالندھری اور حضرت شمس صاحب۔ مجھے ان تین خطاب یافتگان میں سے اول الذکر یعنی ملک خادم صاحب کی اولین تقریر کا احوال کیونکر بھولے جو چھالیہ میں ایک دشمن حقیقت کے مقابل کی اور ایک عالم گواہ ہے کہ یہ بھی ایک ”غضنفر“ تھا جس کی دھاڑ اور گھن گرج کے سامنے کسی کو مجال نہیں تھی کہ اس کے پیش کردہ براہین اور دلائل کے سامنے ٹھہر سکے۔ مگر افسوس کہ یہ سدا بہار پھول ابھی اپنی رعنائیوں کے جوبن کو چھو ہی رہا تھا کہ گلچیں نے اسے عین شباب میں اس دنیا سے اٹھا کر لافانی عالم کے گلدستے میں سجا لیا۔ یہ سانحہ بعد از تقسیم ہند کا ہے اور وہ منظر ابھی آنکھوں کے سامنے ہے جب اسے اس کے آقا نے اپنے مبارک کندھوں پر اٹھا لیا۔ وہ سب سے آگے تھے۔ میرے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے کہ ”خادم اپنے مخدوم کے کندھوں پر“ یہ گویا قدردانی تھی حضرت خادم کی خدمات جلیلہ کی جو اس نے دین حق کے لئے کیں اور اس کے آسمانی آقا کے حضور قبول ہوئیں۔ خادم اپنا تخلص تجویز کیا اور خدمت دین کا حق ادا کر دیا۔ خادم ہوں تو ایسے ہوں۔ آفرین صد آفرین ان ماں باپ پر جنہوں نے ایسے جری اور دین حق کے حقیقی خادم کو جنم دیا اللہ ان سے راضی ہو اور اپنے قرب میں ہمیشگی کا قیام عطا فرمائے۔

تصور جب الٹی زقندیں لگاتا ہے تو تحت الشعور کے در وا ہو جاتے ہیں۔ اور پرانی یادیں اور روح پرور نظارے یاد آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ قطار در قطار ایک متحرک فلم کی طرح سامنے آتے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ اگر خوشی اور خوش قسمتی کا احساس ہوتا ہے تو اب وہ سب کچھ حاصل نہ ہونے پر دل ایک کرب میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسے میں بقول میاں محمد بخش صاحب آف کھڑی شریف

لسے دا کی کم محمدؐ نس وینا یا رونا

یعنی کمزور اور ناچار سوائے بھاگ جانے کے یا رو دینے کے کیا کر سکتا ہے۔ اب آنسوؤں کا آنا تو ہر حالت میں ممکن ہے مگر اس کرب کو مٹانے کے لئے میں لندن کی طرف بھاگ نکلتا ہوں کہ وہاں ایک مرد قلندر رہتا ہے۔ جس کی ملاقات اور گفتگو اور دیدار سے شادکام ہوتا ہوں دل قرار پاتا ہے آنسو وہاں بھی بہت بہاتا ہوں مگر وہ وصال یار اور حصول مراد کے باعث خوشی کا باعث اور کچھ اس سے بھی زیادہ پا لینے کی آرزو میں اور ساتھ ہی ان مبارک ساعتوں کے ختم ہو جانے پر قلب وروح کے ہجر کی آگ میں سلگنے کا خوف رہتا ہے۔

حضرت مصلح موعود کی احباب جماعت کو چار قیمتی نصائح

حضرت مسیح موعود کے یوم وصال کی یاد میں 26 مئی 1935ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

☆ ''اپنے اندر تقویٰ ایسا تقویٰ پیدا کرو۔ جس سے خدا کا جوڑ تمہارے ساتھ ہو جائے۔ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس سے خدا اور بندہ آپس میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ایک حرکت ہو تو دوسرے کو آپ ہی آپ ہو جاتی ہے...... یہ اصل چیز ہے۔ جو تقویٰ کی جان ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں داخل ہو۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں داخل ہو۔ وہ ساری چیزوں کو بھلا دیتی ہے اور آدمی دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اس کی حالت بالکل مجذوب کی سی ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا مجھے حضرت مسیح موعود کا یہ شعر الہام ہوا کہ ۔

ہیں تیری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

☆ جسے خدا تعالیٰ کی پیاری نگاہیں نظر آ جائیں۔ اسے غیر نظر ہی کب آ سکتا ہے۔ محبوب کی محبت ایسی زبردست چیز ہے کہ سب دیگر چیزوں کو پرے ڈال دیتی ہے۔ پس کامیابی کیلئے سب سے پہلی چیز تقویٰ ہے۔ دنیا بے شک ہنسے کہ کیا بے وقوف آدمی ہے۔ سمجھتا ہے کہ نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے اور استغفار کرنے سے ہم جیت جائیں گے۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ اس سے زیادہ کارگر ہتھیار اور کوئی نہیں۔

دوسری چیز کامیابی کیلئے تقویٰ کا دوام ہے اگر تمہارے اندر تقویٰ ہے اور تمہاری اولاد کے اندر نہیں تو یہ ایک ایسا درخت ہے جو سوکھ جائے گا۔ اور باغ میں وہی درخت لگایا جاتا جس سے امید ہو کہ وہ لمبے عرصہ تک پھل دے گا۔ پس جس نخل کو تم نے سالہا سال کے مصائب اور اپنے خون سے سینچ کر پالا ہے۔ وہ اگر آپ ہی سوکھ جائے تو کس قدر افسوس کی بات ہو گی۔ اس لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے کہ تم اپنی اولادوں میں تقویٰ پیدا کرو اور اگر یہ سلسلہ جاری ہو جائے تو تم کو کون مٹا سکتا ہے۔ تم سدا بہار درخت ہو جاؤ گے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔

☆ پس میری دوسری نصیحت یہی ہے کہ اگر کامیابی چاہتے ہو تو اپنی اولادوں میں تقویٰ اور اخلاص پیدا کرو۔ محبت الٰہی پیدا کرو۔ صداقت پیدا کرو۔ انہیں غفلت، سستی، فریب، دھوکہ سے بچاؤ۔ نیکی کرنے اور نمازوں کی عادت ڈالو۔ فساد، بددیانتی اور فسق و فجور سے بچاؤ۔ ان کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو۔ جن پر عمل دنیا کی خاطر نہ ہو۔ بلکہ خدا کیلئے ہو۔ جو شخص دنیا کیلئے با اخلاق ہے۔ وہ صرف با اخلاق ہے لیکن جو اس کیلئے اعلیٰ اخلاق رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو۔ وہ مذہبی آدمی ہے۔

☆ تیسری چیز یہ ہے کہ قربانیاں کرو اور تقویٰ کے بعد اس کی بہت ضرورت ہے۔ تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کی دائمی خواہش ہونی چاہئے۔ اب سیکرٹری پیچھے پیچھے پھرتے ہیں کہ چندہ دو۔ بے شک ہر جماعت میں ایسے دوست ہوں گے۔ جو گھر پر آ کر چندہ دیتے ہوں مگر نادہندہ بھی ہیں۔ اور کئی بار مانگنے پر ادا کرتے ہیں۔..........

احمدیت جانی مالی اور وقتی سب قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ جب تک ہم انہیں ادا نہ کریں اور بغیر تحریک کے ادا نہ کریں۔ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ چاہئے کہ ہر شخص خود اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔

☆ چوتھی چیز دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو۔ بہت لوگ ہیں جو رسمی دعائیں کرتے ہیں۔ جو ملے گا اسے کہہ دیں گے۔ دعا کرنا مگر دعا کو معمولی چیز نہ سمجھو۔ بلکہ یقین رکھو کہ جب ہمارے دل سے دعا نکلے گی۔ تو زمین و آسمان کو ہلا دے گی جب تک یقین نہ ہو۔ دعا دعا نہیں بلکہ بکواس ہے۔ دعا محض منہ کے الفاظ یا دماغ کے خیالات نہیں۔ بلکہ ایسی چیز ہے جس کے پیچھے یقین اور ایمان کے پہاڑ ہیں۔ بچہ ماں سے سوال کرتا ہے تو اسے یقین ہوتا ہے کہ ضرور پورا کر دے گی۔ اور نہ بھی مانے گی۔ تو میں منوا کر چھوڑوں گا۔ اسی طرح وہی دعا قبول ہوتی ہے۔ جس کے متعلق بندہ یقین رکھے کہ یہ ضرور سنی جائے گی۔ اور میں اسے سنوا کر رہوں گا۔ جب تک یہ چار باتیں تمہارے اندر پیدا نہ ہوں کامیابی محال ہے۔ اور جب یہ پیدا ہو جائیں گی تو کوئی طاقت تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ پس اپنے جوشوں کو دباؤ محبت سے کام لو۔ فتنہ فساد سے بچو اور ایمان و صداقت کے اس راستہ پر قائم رہو۔ جو رسول کریم ﷺ نے بتایا۔ اور جسے حضرت مسیح موعود نے دوبارہ آ کر زندہ کیا ہے۔ پھر دیکھو تمہاری کامیابی کے رستہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہو گی۔

(الفضل قادیان دارالامان 12-17 جون 1935ء)

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت المصلح الموعود کی ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں تقویٰ عطا فرمائے۔ اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ ہماری مالی قربانیوں کو تقویٰ اور قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

آفتاب احمد صاحب ابن مکرم عبدالسلام اختر صاحب

محترمہ شوکت اختر صاحبہ

اہلیہ مکرم عبدالسلام اختر صاحب مرحوم

یہ اوائل 1960ء کی بات ہے۔ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کی کچھ منتخب خواتین سیدنا حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بغرض ملاقات حاضر ہوئیں۔ یہ معزز خواتین سلسلہ کے نامور اور بزرگ ہستیوں کی بیگمات تھیں جو ان دنوں کوارٹرز صدر انجمن کے حلقہ میں رہائش رکھتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے ان معزز خواتین کو کچھ عمومی نصائح فرمائیں۔ اور انہیں ربوہ کی بہادر خواتین کے خطاب سے نوازا۔ ان خواتین میں خاکسار کی والدہ محترمہ شوکت اختر بیگم عبدالسلام اختر (مرحوم) واقف زندگی بھی شامل تھیں۔ جو قضائے الٰہی سے مورخہ 19 مئی 2002ء کو ایک حادثہ میں وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 67 برس تھی۔ آپ مکرم بابو محمد نواز خان صاحب آف سیالکوٹ کی بیٹی اور مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی سب سے بڑی بہو تھیں۔

آپ کی شخصیت کے بہت سے پہلو ایسے ہیں جن پر بہت لکھا جا سکتا ہے۔ ان میں سب سے نمایاں پہلو آپ کی مہمان نوازی اور وسیع تعلقات عامہ ہے۔ آپ نہایت خوش اخلاق۔ ملنسار۔ مہمان نواز اور لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں شوق سے حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی فطرت میں مہمان نوازی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جس کا مظاہرہ کم و بیش روز ہی دیکھنے کو ملتا تھا۔ آپ اپنی وسیع میل جول کی عادت کے سبب ایک بہت بڑا حلقہ احباب رکھتی تھیں۔ چنانچہ نہ صرف اندرون ربوہ سے بلکہ دوسرے شہروں سے بھی تشریف لانے والے عزیز رشتہ دار اور دیگر خواتین جو ربوہ آتیں آپ کے ہاں ضرور تشریف لاتی تھیں۔ آپ نہایت خوشدلی سے اپنے مہمانوں کی تواضع کا اہتمام کرتی تھیں۔ ایک اور بات جو مجھے اس وقت یاد آ رہی ہے آپ کی مہمان نوازی کی عادت سے ہی تعلق رکھتی ہے کہ ہمارے محلہ یعنی کوارٹرز صدر انجمن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس حلقہ میں سلسلہ کے نامور بزرگ اور جید علماء رہائش رکھتے تھے۔ مثلاً حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب، حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری صاحب۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ بہت سے دیگر بزرگان۔ ہماری والدہ اکثر شام کو کوئی نہ کوئی خاص چیز مثلاً کوئی میٹھی ڈش یا چاول وغیرہ بنا کر اور خوب اچھی طرح ٹرے سجا کر ہم بھائیوں میں سے کسی ایک کو ان بزرگوں کی خدمت میں روانہ کرتیں اور ہدایت یہ ہوتی کہ اپنے سامنے ان بزرگوں کو کچھ نہ کچھ کھانے پر اصرار کرنا۔ اور واپسی پر بصد شوق ان کے تاثرات کے بارہ میں پوچھتیں جو عموماً دعائیں ہوتیں تھیں جو وہ ہماری والدہ کو دیا کرتے تھے۔

اکثر شام کو ہمارے والد محترم عبدالسلام اختر صاحب کے دوست احباب ان سے ملنے گھر آ جاتے۔ ان دوستوں میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب، محترم مولانا نسیم سیفی صاحب، محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب جیسی نامور ہستیاں بھی شامل ہوتی تھیں۔ اور یوں ایک ادبی نشست سج جاتی جو بالآخر رات کے کھانے پر ختم ہوتی تھی۔ محترمہ والدہ صاحبہ نہایت خندہ پیشانی سے مہمانوں کی خاطر مدارت کا انتظام کرتیں۔ مہمانان گرامی اختر صاحب کے عمدہ شعروں اور ہماری والدہ کے لذیذ کھانوں کی تعریف کرتے ہوئے رخصت ہوتے۔ بسا اوقات محترم والد صاحب اپنی کوئی اچھی سی نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ دیا کرتے تھے۔ اکثر زندگی کی ان خوبصورت اور حسین یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ہماری والدہ کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگتی اور آپ رنجیدہ ہو جاتیں۔

ہمارے گھر کا ماحول ہر لحاظ سے ایک واقف زندگی کے گھر کا ماحول تھا۔ نماز روزہ کی پابندی۔ کھانے پینے کے معاملات میں سادگی۔ لباس کے معاملہ میں سادگی۔ الغرض کسی قسم کے اسراف کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی تھیں۔ محترم والد صاحب کی ایک محدود آمدنی تھی جس میں محترمہ والدہ صاحبہ کو ہر صورت گزارا کرنا پڑتا تھا۔ لیکن ان پیسوں میں بے انتہا برکت تھی۔ ہمیں کبھی جائز اخراجات کے معاملہ میں روپے پیسے کی تنگی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ گھر کا ماحول ہر لحاظ سے آسودہ اور پرسکون تھا۔ میں آج جب سوچتا ہوں کہ کس طرح ہماری والدہ اتنی محدود آمدنی میں گزارا کرتی تھیں۔ تو یہ سب باتیں ایک خواب نظر آتی ہیں۔ لیکن ان حالات میں ہماری والدہ نے محترم والد صاحب کی رفاقت میں وقف کی روح کو قائم رکھا۔ اور کبھی بھی تلخی ایام کا شکوہ نہیں کیا۔

آپ کی ساری زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ آپ 1951ء میں سیالکوٹ سے بیاہ کر ربوہ آئیں۔ 1975ء میں محترم والد صاحب کی وفات کے بعد بھی ربوہ میں رہائش پذیر رہیں۔ اپنے بچوں کی بہترین تربیت کی۔ اور انہیں کبھی والد کی محرومی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ آپ بہت دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ ہمیں کہا کرتی تھیں کہ میں رات سونے سے پہلے اپنے تمام بچوں کے لئے دو دو رکعت نوافل ادا کرتی ہوں۔ اور دعائیں کر کے تم سب پر پھونکتی ہوں۔

(باقی صفحہ 7 پر)

ایک نئی کتاب کا تعارف

نام کتاب: بہتر ہے اقبال اپنے قلم کو روک لیں
مصنف: شیخ عبدالماجد صاحب
تاریخ اشاعت: اپریل 2002ء
تعداد صفحات: 88
قیمت: -/60 روپے

اپنے والد بزرگوار محترم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) کی طرح مکرم شیخ عبدالماجد صاحب کو تحقیق و تصنیف میں ایک حصہ خاص ملا ہے- قبل ازیں آپ کی کتب جن میں ''اقبال اور احمدیت'' ''فکر اقبال اور تحریک احمدیہ'' اور ''تحریک آزادی کشمیر اور جماعت احمدیہ'' منظر عام پر آ کر مقبولیت حاصل کر چکی ہیں- زیر تبصرہ کتاب ''بہتر ہے اقبال اپنے قلم کو روک لیں'' اقبال اور احمدیت کے حملہ کی ہی ایک کڑی ہے-

روزنامہ جنگ کراچی 9 نومبر 2000ء کی اشاعت میں حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود اور علامہ محمد اقبال کے بارہ میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں بعض حقائق کو مخفی رکھا گیا- سید حامد شاہ صاحب حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے فرزند تھے اور علامہ اقبال کے استاد سید میر حسن کے بھتیجے تھے- اقبال اور سید حامد شاہ صاحب کے ساتھ دوستانہ تعلق تھا- اقبال کا احمدیت کے ساتھ پرانا تعلق ہے- ان کی احمدیت کے بارہ میں اور احمدی عقائد کے حوالہ سے تفصیلی بحث شیخ عبدالماجد صاحب کی کتاب اقبال اور احمدیت میں موجود ہے-

علامہ اقبال نے جماعت اور بانی جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک نظم لکھی جس کے بعد جواب میں سید حامد شاہ صاحب نے بھی نظم لکھی اور تمہیدی نوٹ میں حامد شاہ صاحب علامہ موصوف نے نصیحت کے انداز میں لکھا کہ خدا خوفی کرتے ہوئے بہتر ہے کہ شیخ اقبال اپنے قلم کو روک لیں-

زیر تبصرہ کتاب میں علامہ اقبال کی زندگی کے مختلف ادوار اور خیالات و عقائد کا ذکر دستاویزی ثبوت اور معین حوالہ جات کے ساتھ کیا گیا ہے- جماعت احمدیہ کے عقائد کا ان کی زندگی و خیالات و افکار پر جو اثر ہے اس کا بیان بھی حوالہ جات دے کر کیا گیا ہے- ان تاریخی حقائق سے آگہی اور اقبالیات کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے یہ کتاب مفید ہوگی اور مصنف کی کوشش کو پذیرائی حاصل ہوگی-

(ایم- ایم- طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34196 میں Mrs. Rosilawati w/o Hermanb پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت ...... ساکن سماٹرا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-11-1993 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- 1- طلائی زیورات وزنی 12.5g مالیتی -/248000 روپے- 2- دو عدد ریفریجیٹر مالیتی -/1350000 روپے- 3- گھڑی مالیتی -/60000 روپے- 4- واشنگ مشین مالیتی -/350000 روپے- 5- سلائی مشین مالیتی -/100000 روپے- 6- حق مہر -/25000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/2133000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ Mrs. Rosilawati w/o Hermanb انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs. Muharto Winardji s/o W. Darmowasito انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ibrohim s/o Kafiyani انڈونیشیا

مسل نمبر 34197 میں منظور احمد کمال ولد چوہدری کمال محمد قوم جٹ جالب پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/19 دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد منظور احمد کمال ولد چوہدری کمال محمد دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالسمیع ولد محمد حسین گل وصیت نمبر 24146 گواہ شد نمبر 2 عبدالعزیز وصیت نمبر 28498

مسل نمبر 34198 میں سلطان احمد بھٹی ولد خوشی محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ الفضل ایجنٹ عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- 1- ایک عدد مکان واقع D-166 سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا رقبہ 7 مرلے مالیتی -/500000 روپے کا 2/9 حصہ -/111000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/3200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد سلطان احمد بھٹی ولد خوشی محمد سرگودھا گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر 26271 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 25046

مسل نمبر 34199 میں رشید احمد ولد مختار احمد قوم آرائیں پیشہ سرکاری ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- 1- مکان واقع نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ مالیتی -/250000 روپے- 2- پلاٹ واقع بھٹائی کالونی کراچی رقبہ 80 مربع گز مالیتی -/150000 روپے- 3- پلاٹ واقع گلشن مہران نمبر 64B رقبہ 400 مربع گز مالیتی -/100000 روپے- 4- نقد رقم -/100000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد رشید احمد ولد مختار احمد (صدر کراچی) گواہ شد نمبر 1 ارفاق احمد ولد چوہدری محمد حسین ساؤتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 سید رشید علی ولد سید رحمت علی شاہ کراچی

مسل نمبر 34200 میں مقصودہ پروین بنت محمد عرفان صابر قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلدیہ ٹاؤن کراچی ضلع غربی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-2-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ مقصودہ پروین بنت محمد عرفان صابر بلدیہ ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد عرفان صابر ولد حاجی حسن (مرحوم) بلدیہ ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 2 کامران احمد ولد محمد عرفان صابر بھائی موصیہ

مسل نمبر 34201 میں شفیق الحکیم ولد مرحوم محمد عبدالحکیم پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- 1- سکنی اراضی برقبہ 18 ڈیسیمل مالیتی -/60000 ٹکہ- 2- زرعی اراضی برقبہ 43 ڈیسیمل مالیتی -/125000 ٹکہ- 3- ایک ٹن شیڈ گھر کو کا مالیتی -/10000 ٹکہ- اس وقت مجھے مبلغ -/260 ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- اور مبلغ -/2000 ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمتین جنجوعہ صاحب آفیسر یو بی ایل شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم آف ملتان مورخہ 10 جون 2002ء کو 90 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 11 جون کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ آپ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب جنجوعہ آف ملتان کی والدہ اور مکرم محمد شریف صاحب جنجوعہ آف لاہور کی بھاوجہ تھیں۔ نہایت خوش اخلاق، دعا گو اور مہمان نواز تھیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے اور پسماندگان کے صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد اکبر صاحب گجراتی معلم وقف جدید چک سکندر ضلع گجرات لکھتے ہیں میری والدہ مکرمہ فتح بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نور محمد صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات مورخہ 4 مئی 2002ء بروز ہفتہ وفات پا گئیں۔ اگلے دن نماز ظہر کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب مربی سلسلہ ضلع گجرات نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔ مرحومہ نہایت نیک تہجد گزار اور مہمان نواز تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جو کہ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال چک نمبر 216/E.B ضلع وہاڑی لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سابق صدر چک نمبر 216/E.B ضلع وہاڑی ان دنوں معدے کا کینسر اور یرقان کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ شیخ زید ہسپتال لاہور میں معدے کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ مگر ابھی شدید کمزوری ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرمہ بشریٰ یوسف بقاپوری صاحبہ اسلام آباد لکھتی ہیں عاجزہ کے بڑے بھائی محترم حامد علی خان صاحب آجکل صاحب فراش ہیں۔ ان کا حال ہی میں لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔

نکاح

مورخہ 2 جون 2002ء کو مکرم محمد اظہر خان صاحب ولد مکرم جلیل احمد خان صاحب احمد نگر کا نکاح ہمراہ مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم ملک مبارک احمد صاحب کینیڈا 10 ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نے بیت اللطیف دارالصدر میں بعد نماز عصر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے۔

ضرور اعلان

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل جو ان دنوں ضلع راولپنڈی کے دورہ پر ہیں وہ فوری طور پر دفتری کام کے سلسلہ میں محترم مینیجر صاحب "الفضل" سے رابطہ کریں۔

اعلان داخلہ

انٹرنیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ امرجنگ سائنسز (FAST) نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) BS کمپیوٹر سائنس (4 سال) (ii) MS کمپیوٹر سائنس (ڈیڑھ سال) (iii) سافٹ ویئر پراجیکٹ مینجمنٹ (ڈیڑھ سال)۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 جولائی 2002ء ہے اور ٹیسٹ 13 جولائی 2002ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 9 جون 2002ء

انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (Comsats) لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے (i) بیچلرز ان کمپیوٹر سائنس (BCS) (ii) بیچلرز ان کمپیوٹر انجینئرنگ (BCE) (iii) بیچلرز ان انفارمیشن ٹیکنالوجی (BIT) (iv) ماسٹر ان کمپیوٹر سائنس (MCS) (v) MBA-IT داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 جون 2002ء ہے اور ٹیسٹ 23 جون 2002ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 9 جون 2002ء

انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے مندرجہ ذیل زبانوں میں تین ماہ کے سرٹیفکیٹ لینگویج کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) چینی (ii) فرنچ (iii) جرمن (iv) جاپانی (v) روسی۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 جون 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 9 جون 2002ء۔ (نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 20 / جون 2002ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب نمبر 140
1-15 a.m	عربی سروس
2-15 a.m	پروگرام گلدستہ نمبر 37
2-40 a.m	مجلس سوال و جواب
3-30 a.m	ہماری کائنات
4-00 a.m	اطفال کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 15-8-2000
5-00 a.m	نمائش مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
5-30 a.m	دستاویزی پروگرام
6-05 a.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ عالمی خبریں
6-55 a.m	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو کا پروگرام
7-30 a.m	مجلس سوال و جواب بوسنین و البانین احباب کے ساتھ 13-9-95
8-30 a.m	ایم۔ ٹی۔ اے لائف سٹائل (پینٹنگ)
8-50 a.m	ایم۔ ٹی۔ اے کھانے سکھانے کا پروگرام
9-15 a.m	چلڈرنز کلاس (کینیڈا)
10-25 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
11-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 257
12-00 p.m	تلاوت۔ عالمی خبریں
12-25 p.m	لقاء مع العرب نمبر 141
1-30 p.m	سندھی سروس خطبہ جمعہ 23-5-97
2-50 p.m	مجلس سوال و جواب
3-30 p.m	تقریر: جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
4-10 p.m	انڈونیشین سروس
5-15 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-40 p.m	کھانے سکھانے کا پروگرام المائدہ
6-05 p.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ عالمی خبریں
7-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-55 p.m	بنگلہ سروس
9-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 257
10-00 p.m	فرانسیسی سروس
11-00 p.m	جرمن سروس

جلد سے جلد وصیتیں کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
"تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف دین حق اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے نعم البدل

مکرمہ عظمیٰ رؤف صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ لکھتی ہیں مکرم ضمیر ناصر احمد صاحب ولد مکرم مظفر احمد ناصر صاحب بعمر ایک سال مورخہ 6 جون 2002ء کو صبح 8:30 بجے وفات پا گئے ہیں۔ وہ ایک سال سے بیمار تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مکرم ضمیر ناصر کے والدین کو خدا تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور بہتر نعم البدل سے نوازے۔

نیلامی ملبہ

احاطہ فضل عمر ہسپتال میں کوارٹر نمبر 77 کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 17 جون 2002ء کو فروخت کیا جائیگا۔ رقم نقد موقعہ پر وصول کی جائیگی۔ خواہش مند احباب استفادہ فرمائیں۔
(ناظم جائیداد۔ صدر انجمن احمدیہ)

بقیہ صفحہ 1

اس ایوارڈ کے بارے میں مکمل معلومات اس ایڈریس پر خط لکھ کر یا ای میل کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ORS Awards Scheme Universities
U.K-WOBURN HOUSE
20-Tavitock Square London, WC1H9HQ
Web: www.universitiesuk.ac.uk/ors
(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 6

ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شفیق الحکیم ولد مرحوم محمد عبدالحکیم ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد انعام الحکیم ولد مرحوم محمد عبدالحکیم برادر موصی گواہ شد نمبر 2 محمد محمد الحکیم ولد مرحوم محمد عبدالحکیم ڈھاکہ بنگلہ دیش برادر موصی

بقیہ صفحہ 5

آج وہ دعائیں کرنے والا شفیق وجود ہم میں موجود نہیں۔ لیکن اے ہمارے خدا۔ تو ہماری والدہ کی وفات کے بعد بھی ان کی دعاؤں کا فیضان جاری رکھنا۔ اور ہمیں ان سے محروم نہ کرنا۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ ہفتہ	15-جون	زوال آفتاب	1-09
☆ ہفتہ	15-جون	غروب آفتاب	8-18
☆ اتوار	16-جون	طلوع فجر	4-20
☆ اتوار	16-جون	طلوع آفتاب	6-00

سود حرام قرار دینے سے ملک تباہ ہو جائیگا عدالت عظمیٰ کے شریعت اپیلٹ کے بنچ کے سامنے ربٰو کیس کی سماعت کے دوران حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ یو بی ایل کی نظر ثانی کی اپیل کی مکمل حمایت کرتی ہے- وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ آئین سے متصادم اور اختیارات سے متجاوز ہے- فیصلے پر عملدرآمد کرنا اور ربٰو کو کلیتاً حرام قرار دینے سے ملک کی سلامتی اور بقا خطرے میں پڑ جائے گی اور ملک تباہ ہو جائے گا- معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا- 15رکنی بنچ کے سامنے حکومتی وکیل کی طرف سے پیش کئے جانے والے حکومتی جواب میں کہا گیا ہے کہ حکومت کیلئے موجودہ مالیاتی نظام کو ربٰو کیس کے فیصلے کی روشنی میں تبدیل کرنا ناممکن ہے- اس پر عملدرآمد سے ملک میں انارکی پھیل سکتی ہے موجودہ حکومت دسمبر 1999ء سے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ وہ سود سے پاک نظام قائم کرے لیکن اس میں کامیابی نہیں ہو پا رہی اگر ایک متوازی نظام قائم کرنے کی اجازت دے دی جائے تو بعد میں اسے موجودہ نظام کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے-

بھارت نے چند اقدامات کئے ہیں امریکی وزیر دفاع رمز فیلڈ نے کہا ہے کہ جب تک پاکستان اور بھارت کی فوجیں ہائی الرٹ پر ہیں اس وقت تک کشیدگی کم نہیں ہوگی- امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ کشیدگی کے خاتمے کے لئے بھارت نے چند اقدامات کئے ہیں جن میں دونوں ملکوں میں کشیدگی کم ہوئی ہے- لیکن موجودہ صورتحال کے خاتمے کیلئے دونوں ملکوں کو مذاکرات کرنا ہونگے- امریکی وزیر خارجہ نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کشمیر میں القاعدہ کی موجودگی کی تصدیق نہیں کی جاسکتی- لیکن ہمارے پاس انٹیلی جنس رپورٹیں موجود ہیں جن میں لائن آف کنٹرول اور کشمیر میں القاعدہ کے ارکان کی موجودگی کا دعویٰ کیا گیا ہے-

مجموعہ پیداوار میں 3.6 فیصد اضافہ ہوا مجموعی قومی پیداوار میں 3.6 فیصد بڑھوتی ہوئی ہے جو کہ نظر شدہ ہدف برائے 2001-2002 سے زیادہ ہے نظر ثانی شدہ ہدف 3.0 فیصد تھا- زراعت میں بڑھوتی 1.4 فیصد مینوفیکچرنگ میں 4.4 فیصد اور سروس میں 5.2 فیصد رہی- اکنامک سروے برائے 2002ء جاری کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے بتایا کہ 11 ستمبر کے واقعات اور خشک سالی کے باوجود غیر زرعی بڑھوتی 4.3 فیصد ریکارڈ کی گئی ہے- جبکہ پچھلے سال 4.2 تھی- وزیر خزانہ نے سروے کے خاص خاص نکات بھی بتائے-

میٹرک کے نتائج کا اعلان آج ہوگا پنجاب بھر کے تعلیمی بورڈز کے زیر اہتمام ہونے والے میٹرک کے سالانہ امتحانات 2002ء کے نتائج کا اعلان آج 15 جون کو دس بجے صبح ہوگا- ان نتائج کو بورڈ کی ویب سائٹ http://biselahore.com پر بھی دیکھا جاسکتا ہے-

پنجاب کا آئندہ ترقیاتی بجٹ حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال (2002-03ء) کیلئے سالانہ ترقیاتی بجٹ پروگرام کو حتمی شکل دے دی ہے- جس کے تحت صوبے کے آئندہ سال کے ترقیاتی بجٹ کا حجم 20 ارب 90 کروڑ روپے مقرر کیا جائے گا- جس میں سے 7.5 سے 8 ارب روپے ضلعی حکومتوں کو ملیں گے- جبکہ تقریباً 13 ارب روپے صوبائی منصوبوں کے لئے مختص کئے جائیں گے- اس کا اعلان صوبائی وزیر خزانہ 24 جون کو ٹیلی ویژن پر کریں گے-

بھارتی گولہ باری میں اچانک اضافہ بھارتی فوج نے کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر گولہ باری میں اچانک اضافہ کر دیا اور شہری آبادی کو نشانہ بنایا جس سے ماں اور بیٹا جاں بحق اور متعدد افراد زخمی ہوگئے- اور پاک فوج کی جوابی کارروائی سے بی ایس ایف کے دو افسروں سمیت متعدد فوجی ہلاک ہوگئے- اور ان کی ایک پوسٹ تباہ ہوگئی-

ثالثی نہیں کر سکتے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے جی ایٹ ممالک کے وزراء خارجہ کے اجلاس کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد پوری طرح متحد ہے پاک بھارت تنازعات میں ثالثی نہیں کر سکتے- مذاکرات کیلئے ماحول پیدا کر سکتے ہیں- ہم محض بحران کا خاتمہ ہی نہیں ایسی فضا پیدا کر دینا چاہتے ہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوبارہ مسائل کھڑے نہ ہوں- انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی کے خلاف صلاحیتوں کو زیادہ موثر کرنے کے خواہشمند ممالک کو مدد دیں گے- امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ پاک بھارت ماحول کو سازگار بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں- امید ہے پاک بھارت مذاکرات جلد شروع ہونگے-

عالمی کانفرنس امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے عالمی کانفرنس بلانے کا اعلان کر دیا ہے جبکہ اسرائیل اس کے انعقاد کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے- امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ فلسطینی اتھارٹی کے علاقہ میں اصلاحات اور مشرق وسطیٰ کے بارے میں عالمی کانفرنس ناگزیر ہے-

فلسطینیوں کی علیحدہ مملکت کا حق شاہ عبداللہ نے یورپی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یورپی ممالک مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے فیصلہ کن کردار ادا کریں- فلسطینیوں کی علیحدہ مملکت کے قیام کا حق تسلیم کیا جائے-

یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر کا محاصرہ ختم اسرائیلی فوج غرب اردن کے شہر رملہ میں فلسطینی صدر یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر کا تین روزہ محاصرہ ختم کر کے علاقہ سے واپس نکل گئی ہے-

غیر ملکی فوج کی ضرورت نہیں بھارت کے نائب وزیر خارجہ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں القاعدہ کی تلاش کیلئے غیر ملکی فوج کی ضرورت نہیں- عالمی برادری بھارتی تشویش کو سمجھ چکی ہے-

خوفناک جنگ جی ایٹ ممالک کے وزراء خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت میں دہشت گردوں کا کوئی بھی نیا حملہ خوفناک جنگ برپا کر سکتا ہے- جی ایٹ ممالک کے وزراء خارجہ اس حوالہ سے بھارت اور پاکستان پر اپنا دباؤ برقرار رکھیں گے کہ دونوں ممالک کشمیر سمیت تمام متنازعہ امور کے حل کیلئے ضرور ایک راستہ تلاش کریں-

حامد کرزئی سربراہ مملکت منتخب افغان لویہ جرگہ نے حامد کرزئی کو افغانستان کا سربراہ مملکت منتخب کر لیا ہے- انہوں نے 1575 میں سے 1295 ووٹ حاصل کئے خاتون امیدوار مسعودہ جلال نے 171 ووٹ لئے- 2004ء میں باقاعدہ الیکشن ہونگے-

میٹرک کا رزلٹ فری معلوم کریں
نیشنل کمپیوٹر کالج
شکور پارک ربوہ فون نمبر 212034

خبریں ورلڈ کپ فٹبال 2002ء

برازیل اور ترکی دوسرے راؤنڈ میں 2002 کے ورلڈ کپ فٹ بال ٹورنامنٹ میں موجودہ فیورٹ برازیل نے کوسٹاریکا کو 2 کے مقابلے میں 5 گول سے اور ترکی نے چین کو تین صفر سے ہرا دیا- برازیل اور ترکی کی ٹیموں نے اگلے راؤنڈ کیلئے کوالیفائی کر لیا ہے-

ہم مداحوں سے بات کرنے کے قابل نہیں فرانس کی شکست خوردہ دفاعی چیمپئن ٹیم نے سینکڑوں شائقین کو اس وقت دوبارہ مایوس کر دیا جب فٹ بال ٹیم ائیرپورٹ پر استقبال کیلئے آنے والے مداحوں کا سن کر دوسرے دروازے سے نکل گئی- ٹیم کے صرف ایک رکن نے کہا کہ ہم اپنے مداحوں سے بات کرنے کے قابل نہیں ہیں-

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر)

آئل پینٹنگ اور ڈرائنگ کلاسز کا آغاز
(برائے طالبات)
صرف 2 ماہ میں آئل پینٹنگ اور ڈرائنگ کی مکمل تربیت حاصل کریں- ہر قسم کا پینٹنگ میٹریل بھی فراہم کیا جائیگا
سلام سٹوڈیو آف آرٹ
آرٹسٹ: عبدالسلام رضوان (بی ایف اے NGA)
17/43 دارالعلوم وسطی فون 211939 موبائل 0320-4840341

جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات
جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات 'مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں 'بائیو کیمک ادویات' سادہ ٹکیاں 'گولیاں شوگر آف ملک وغیرہ ارزاں قیمتوں پر دستیاب ہیں- نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں-
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ- فون 213156

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج- فریزر- واشنگ مشین
T.V - گیزر- ائیرکنڈیشنر
سپلٹ- ٹیپ ریکارڈر- وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
1-لنک میکلوڈ روڈ
☎ 7231680 7231681 7223204 7353105
رابطہ- انعام اللہ
بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61